ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا تعارف اور مروجہ تکنیکی طریقہ کار کا تجزیاتی مطالعہ

An introduction to the test tube baby and an analytical study of prevailing technical procedures

Tahira Munawar
Ph. D Scholar, Administrative Officer, University of Education, Lower Mall Campus, Lahore:
tahirajoyia@gmail.com

Muhammad Naimat Ullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Education, Lahore/ Librarian, Govt. Mines Labour Welfare Boys Higher Secondary School, Makerwal Mianwali:
muhammadnaimatullah53@gmail.com

Farida Noreen
Lecturer Arabic, Himayat-e-Islam Degree College for Women, 119-Multan Road Lahore:
faridanoreen53@gmail.com

Abstract
Woman rights are at stake and they have uncertain future. Childlessness is a social issue of the world as it is male- dominated society. Ladies face lot of problems such as remarriages of their husbands and increasing rates of divorce. Women face social and psychological issues. Now different methods are invented by medical science to solve this problem. There are different artificial methods of reproduction like transfer of Zygote, transfer of Gamete or embryo demotion. Some religious scholars drive the verdict of Quran and Sunnah and some prove these methods are against Quran and Sunnah.We have also reviewd two articles in it.e.g The Scope of Test Tube Baby Fertilization in Islam, Published by Al-Qalam 2019 & Assisted Reproductive Technology (ART) in Human and its juristic status, published by Mojallah Aloom e Islamia, 2021. This article resolves around

these aspects and concludes the legal way of adoption of this scientific method and deals with scholarly strangles of the jurists of Muslim Ummah regarding the method of reproduction.

Key Words: *Gamete, Artificial method of child birth, Zygote, Embryo, verdict, Psychological issue, Male-Dominated*

تمہید

ٹیسٹ ٹیوب بے بی ایک کامیاب انسانی تولید کی پیداوار ہے جس کا نتیجہ ایک مرد اور عورت کے درمیان جنسی ملاپ کے علاوہ طریقوں سے ہوتا ہے۔ اس میں طبی مداخلت کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو کامیاب فرٹیلائزیشن کے لیے انڈے اور سپرم کے خلیوں دونوں کو جوڑتا ہے۔ ماضی میں بے اولاد لوگ اپنے خاندان کا نام رکھنے کے لیے بہت زیادہ پریشان ہوتے تھے۔ ان کے پاس بچہ پیدا کرنے کے لیے بہت محدود علاج ہوتے تھے۔ طب نے اپنا بچہ پیدا کرنے کے لیے مصنوعی حمل متعارف کروایا۔ لیکن پھر بھی کچھ جوڑے اس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکے۔ تو ٹیوب بے بی فرٹیلائزیشن کا طریقہ متعارف کرایا گیا۔ جس کے نتیجے میں بچہ پیدا کرنے کی خواہش کی گئی اس کے نتیجے میں یہ طریقہ دنیا بھر میں اپنایا گیا۔ اسلام سائنس کے میدان میں اپنے پیروکاروں کو اس کی اجازت دیتا ہے کہ انسانیت کی بہتری کے لیے اقدامات کریں۔

تاریخ میں مصنوعی حمل کی مشقیں

مصنوعی حمل کی مشق 20ویں صدی میں بحث کے ساتھ ساتھ تولیدی ٹیکنالوجی کی اخلاقیات کے حوالے سے تنازعہ بھی رہی ہے۔ تولیدی ٹیکنالوجی جیسے کہ مصنوعی حمل اور ان وٹرو فرٹیلائزیشن، ان اصطلاحات کی تشخیص ،انسانی جنین میں ردوبدل کرنے کی ہماری صلاحیت کے تصور کی آئینہ دار ہے۔ 20ویں صدی میں ان وٹرو فرٹیلائزیشن ٹیکنالوجی کا استعمال مصنوعی حمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کے لیے کیا گیا ۔ایک معالج نے پہلا مصنوعی حمل گرایا جو 1884ء میں کامیاب پیدائش کا باعث بنا۔ پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی ابتدائی مثال تھی۔ تولیدی ٹیکنالوجی مسلسل ترقی کرتی رہی اور 20ویں صدی کے وسط میں وٹرو فرٹیلائزیشن کی تحقیق میں میڈیا نے ٹیسٹ ٹیوب بچوں کے

خیال پر زیادہ توجہ دینا شروع کر دی۔ 20ویں صدی کے اوائل میں ایسے مضامین شائع ہونا شروع ہوئے۔ جن میں انسانی جنسی تعلقات کے علاوہ دیگر ذرائع سے بچوں کی تخلیق کے پیچھے اخلاقیات پر بحث کی گئی تھی جیسے کہ نیویارک ٹائمز، سائنسی امریکن اور نیوز ویک میں مضامین کے مضامین شائع کیے گئے۔ جن میں ٹیسٹ ٹیوب بچوں پر بحث کی گئی اوراس ٹیکنالوجی کا استعمال انہیں تخلیق کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جس پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے تاکہ ان کے وجود کا مطلب تولید کے بارے میں عوامی فہم کی نشوونما کے ساتھ ساتھ، اخلاقیات کے ساتھ اس کی جدید تفہیم کی جاے۔ بیسویں صدی کے وسط تک ان وٹرو فرٹیلائزیشن پر پوری طرح سے تحقیق کی گئی تھی اور ان لوگوں کے بارے میں رپورٹ کیا گیا تھا جو اس کے عمل سے کوئی کامیاب انسانی تولید نہیں ہوی تاہم 1960ء تک ان وٹرو فرٹیلائزیشن کے ذریعے انسانوں کے علاوہ جانوروں کی مختلف بنیادوں کی کامیاب فرٹیلائزیشن اور تولید عام عمل تھا۔ یہ بھی اسی وقت کے قریب تھا کہ وٹرو فرٹیلائزیشن سے پیدا ہونے والے بچے کی بحث متعدد اشاعتوں میں نظر آنا شروع ہو گئی ۔جس میں 1971 ء میں شائع ہونے والے میگزین اور آرٹیکل میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی آرہا ہے۔ بالآخر امریکہ میں پہلی انسانی ان وٹرو فرٹیلائزیشن کی کوشش کی گئی جو کامیاب نہیں ہو سکی ۔[1]

پہلا ٹیسٹ ٹیوب بے بی

1978 ء میں دو برطانوی طبی محققین پیٹرک اور رابرٹ ایڈورڈز کے کام کے ساتھ ٹیسٹ ٹیوب بے بی ایک حقیقت بن گئی جو انسانی جسم کے باہر فرٹیلائزڈ زائگوٹ سے پیدا ہونے والا پہلا بچہ پیدا ہوا۔ وہ لوئس براؤن تھا۔ لوئس براؤن کی پیدائش کو میڈیا کے رد عمل پر واضح کیا گیا ۔ اخبارات نے اس کہانی کو ایک اہم سائنسی اور طبی کارنامے کے طور پر رپورٹ کیا۔

[1] Ruffenach, Stephen C., "Test-Tube Baby". Embryo Project Encyclopedia (2009-01-13). ISSN: 1940-5030.

پیدائش کے فوراًبعد ٹیسٹ ٹیوب بچوں کے وجود سے متعلق قانونی اور اخلاقی مضمرات کی بحث بین الاقوامی میڈیا کے ساتھ ساتھ سائنسی جرائد میں بھی شروع ہوگیی یہ بحثیں آج بھی جاری ہیں ۔کیونکہ جنین اور تولید پر جاری تحقیق میڈیکل کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ پیدائش کے بعد دنیا بھر کے دیگر ممالک میں سائنسدانوں نے اپنے پہلے بچے کی پیدائش کے لیے ان وٹرو فرٹیلائزیشن کے لیے مشقیں شروع کیں۔

جدید ٹیکنالوجی خوشی فراہم کرنے میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے تو دوسری طرف ذہنوں میں یہ سوال پیدا کر رہی ہے کہ کیا انسان انہیں اپنی عملی زندگی میں اپنا سکتے ہیں اور استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں۔ بچے کی پیدائش کا طریقہ آسان ٹیسٹ ٹیوب بے بی فرٹیلائزیشن ایسے مسائل میں سے ایک ہے جس کے بارے میں بحث کی ضرورت ہے۔[2]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش کے اہم پہلو

اس مضمون میں مندرجہ ذیل پہلوؤں کا تجزیہ کیا جائے گا۔

1۔ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی فرٹلایزیشن کی اجازت کی ضرورت

2۔سپرمز اور انڈوں کو گھر تک پہنچانے کا قابل اجازت طریقہ

3۔جنین کی منتقلی

اس کا فائدہ ان بانجھ جوڑوں کو ہو سکتا ہے جنہیں واقعی اپنے خاندان کو بچانے اور جاری رکھنے کے لیے اس کی ضرورت تھی ۔لیکن وہ صرف اپنے سپرمز استعمال کر سکتے ہیں اور فرٹیلائزیشن کے لیے انڈوں کے لیے اسے بیوی کی بچہ دانی میں شامل کیاجاتاہے۔ اگر اس کے نطفہ یا انڈہ کسی تیسری پارٹی یا کسی اور عورت کی بچہ دانی میں اپنے مقصد کے لیے چھپا کر فرٹیلائز کیا جاتا ہے تو یہ زنا سے مشابہت رکھتا ہے۔

---

[2] https://acimc.org/test-tube-baby/

طریقہ کار کا تعارف

میڈیکل کی زبان میں اس پروسیجر کو IVF کہا جاتا ہے IN VITRO FERTILIZATION یعنی ایسا طریقہ کار یا پروسیجر جس کے ذریعے اووری(انڈہ دانی)کو سٹیمولیٹ (زرخیز)کیا جاتا ہے۔اور اس کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کہا جاتا ہے۔

اس کی صورتیں درج زیل ہیں:

1.اگر ماں کے اندر کسی قسم کا جنسی مسئلہ ہو تو مرد کے سپرم لے کر مشینوں کے ذریعے اس کی یوٹرس میں داخل کر دیے جاتے ہیں ۔

2۔ مادہ کا انڈا اور سپرم دونوں کو ملا دیا جاتا ہے ۔

3۔ مرد کے سپرم اگر قابل علاج ہوں اور اگر مرد کا جنسی مسئلہ ہے تو اس کے سپرم کا علاج کیا جاتا ہے ۔

4۔ مادہ کی حمل کی قابلیت اگر نہیں تو انڈا اور سپرم دونوں کو فرٹیلائز کر کے ایک سیل بنا کر ماں کے یوٹرس میں ڈال دیا جاتا ہے اور اگر ماں اس پروسیجر کو اچھے طریقے سے اپنا نہیں سکتی یا ڈلیوری کے قابل نہ ہو تو کسی اور عورت سے اجازت لے کر اس کی یوٹرس میں پیدا کروایا جا سکتا ہے اس عمل کو سروگیسی کا نام دیا جاتا ہے۔

اس عمل کے لیے مختلف مراحل

- پہلا مرحلہ

Preparation تیاری کا ہے:اس کے لیے میڈیکلی طور پر ماں اور باپ دونوں کی فرٹیلائزیشن کی تشخیص کی جاتی ہے برتھ کنٹرول کرنے کی دوائیاں دی جاتی ہیں اور عورت کی ماہواری نہ ہو اس کے چانسز بڑھائے جاتے ہیں تاکہ اس میں موجود زیادہ سے زیادہ انڈے میچور ہو سکیں۔

➢ دوسرا مرحلہ

اووری کو سٹیمولیٹ کرنا ہے ایک انڈا نارمل ایک مہینے کے اندر میچور ہوتا ہے ائی وی ایف مختلف دوائیوں سے زیادہ سے زیادہ انڈوں کو میچور کر دیتا ہے اس پروسیجر کے ذریعے زیادہ سے زیادہ پریگننسی کے چانسز بڑھ جاتے ہیں ماں کی قوت مدافعت دیکھ کر اس کے لیے ادویات طے کی جاتی ہیں اور اس کی تشخیص کی جاتی ہے۔

➢ تیسرا مرحلہ

ایگ ریٹرائیولEgg Retrieval کا ہے یعنی انڈا میچور کرنا انڈا میچور ہونے کے بعد ایک سوئی کے ذریعے سے وجائنا سے گزرتے ہوئے اووری میں موجود ایک جھلی پھاڑ کر انڈا باہر نکال لیا جاتا ہے۔

➢ چوتھا مرحلہ

فرٹیلائزیشنFertilization کا ہے ISCI یعنی Intra cyto plasmic sperm Injection کے ذریعے سپرم کو انڈے کے اندر ڈال دیا جاتا ھے۔ ایک انڈے میں ایک سپرم کو ڈالا جاتا ہے اور ائی وی ایف کے طریقے سے 70 پرسنٹ انڈے نکال کر یعنی زیادہ سے زیادہ انڈے نکال کر سپرمز کے اندر ڈال دیے جاتے ہیں ۔اوران کو پیٹری ڈش میں رکھ لیا جاتا ہے۔

➢ پانچواں مرحلہ

ایمبریو ڈیویلپمنٹ کا ہے اس کے اس مرحلے میں کافی دن تک نگرانی کی جاتی ہے اور پھر جب پلاسٹوسٹ کی سٹیج پر جب وہ پہنچ جاتا ہے تو ایک خاص آلے کی مدد سے یوٹرس میں ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے۔

➢ چھٹا مرحلہ

ایمبریو ٹرانسفر کرنے کا ہے اس مرحلے میں دس منٹ کے اندر اندر ایمبریو کو یوٹرس کے اندر ٹرانسفر کرنا ضروری ہوتا ہے اس کی ٹرانسفر ہونے کے بعد کچھ ضروری علامات سامنے آتی ہیں ماں کے پیٹ میں ہلکا درد محسوس ہوتا ہے قبض ہو سکتی ہے اور ہلکے پھلکی سپوٹنگ یعنی داغ بھی لگ سکتے ہیں ۔

- ساتواں مرحلہ

پریگننسی یعنی حمل کا ہوتا ہے 14 دن بعد بلڈ ٹیسٹ کیے جاتے ہیں کہ پیریگننسی پوزیٹو ہے یا نہیں اگر پریگننسی پوزیٹیو ہو تو بچہ بننے کامرحلہ سٹارٹ ہو جاتا ہے اور اگر نہ ہو تو دوبارہ سے سارا مرحلے کو دوہرایاجاتا ہے۔[3]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی والے کیسز

ٹیسٹ ٹیوب بے بی پر مشتمل جو پہلاکیس ہوا وہ سائنس دان رابٹ اور اس کے دوست پیٹرک نے ایجاد کیا 1978 میں ایک بچہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے پیدا ہوا جس کا نام لوئس براؤن تھا یہ 64 سال تک زندہ رہا اس کے بعد اس کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد دوسرا کیس انڈیا کے ڈاکٹر سبھاش مکھر جی کے ذریعے ہوا اور یہ ایک ٹیسٹ ٹیوب بچی تھی جو 67 دن بعد ہی مر گئی۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی جنس کی تشخیص

ٹیسٹ ٹیوب بی بی کے مرحلے کے لیے بچے کی جنس کی تشخیص کرنا اب آسان ہو گیاہے۔یہ بچے جڑواں پیدا نہیں ہو سکتے اگر ایک پیدا ہوتا ہے تو دوسرے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اسی طرح ہم اس کی سیکس اس کی جنس کو بھی سلیکٹ کر سکتے ہیں یعنی بیٹا یا بیٹی اس کو اپنی مرضی سے بنایا جا سکتا ہے زیادہ تر جتنے کیسز ہوئے ہیں ان میں بیٹے پیدا ہوئے ہیں۔

[3] https://ferticity.com/how-are-test-tube-baby-produced-step-by-step-process

ٹیسٹ ٹیوب بچوں اور ان کی ماؤں پر اس کے اثرات

اکثر بچے جو ائی وی ایف کے طریقے سے پیدا ہوتے ہیں بیمار رہتے ہیں ان کا وزن بھی کم ہوتا ہے۔ اکثر کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے ۔بیماریاں بھی لگ سکتی ہیں اور اسی طرح ماں کی صحت کو بھی حطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کے لیے سپرمز کے حصول کے طریقے

1. پہلا مرحلہ سپرمز اور انڈوں کے حصول کا ہے اس کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں اس طریقہ کار کے لیے علماء میں اختلاف ہے مگر طریقہ کار کو علماء کی اکثریت تسلیم کرتی ہے۔
2. دوسرا طریقہ خارجی انزال کہلاتا ہے اور پورٹ برتن میں سپرمز کو ذخیرہ کرنا بہتر اور نقائص سے پاک ہے۔
3. تیسرا طریقہ کنڈوم کا استعمال افضل اور محفوظ ہے ۔
4. چوتھا طریقہ ایک pucutaneous epidermal sperm aspiration کی تکنیک ہے جس میں سپرم کو ایک باریک سوئی سے پنکچر کیاجاتاہے۔

اس کے لیے لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے اگر لیڈی ڈاکٹر دستیاب نہ ہو تو صرف قابل اعتماد ڈاکٹر سے رجوع کیا جا سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ گھر والوں کا کوئی اور فرد وہاں موجود ہو۔ دوسرے مرحلے میں انڈوں اور سپرمز کو ایک ٹیوب میں فرٹیلائز کیا جاتا ہے اور خواتین کے رحم میں ڈال دیاجاتاہے۔

یہ تکنیک مختلف سوالات کو جنم دیتی ہے کہ کیا شوہر کے سپرمز اور اس کی بیوی کے انڈوں کو جسم سے باہر فرٹیلائز کیا جاتا ہے یا اسے منتقل کرنے کی اجازت ہے؟ آیا طلاق یافتہ عورتیں منتقل کر سکتی ہیں یا تھرڈ پارٹی کے سپرمز یا انڈے حاصل کر سکتے ہیں ڈونر کے بارے میں اسلام مندرجہ ذیل گائیڈ لائن فراہم

کرتا ہے جنسی ملاپ کے بعد فرٹیلائزیشن حمل کا فطری عمل ہے جس کی وضاحت قرآن پاک میں کی گئی ہے کہ وہی ہے جس نے آپ کوایک روح سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔

کویتی وزارت اوقاف کے مطابق:

" اسلامی قانون میں اس طریقہ کار کو اپنانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے جب تک کہ حمل میں ایک شادی شدہ جوڑا شامل ہو اور جنین کو ان خواتین کے رحم میں پیوند کیا جائے جنہوں نے بیضہ پیدا کیا ہو، اتھارٹی یہ بھی حکم دیتی ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب کا مضر اثر ہے جو کہ ممنوع ہے ۔ یہ عمل ایک مرد اور ایک عورت سے شروع ہوا جو شادی شدہ تھے اور جنہوں نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا فیصلہ کیا تھا۔"

اس میں شادی شدہ جوڑے شامل ہوں تاکہ نسب کی الجھنوں سے بچا جا سکے۔ عورت کو اس کے شوہر کے نطفہ سے جسم کے باہر فرٹیلائز کرنا اور پھر فرٹیلائزڈ بیضہ کو اس کی بچہ دانی میں منتقل کرنا تاکہ مردوں کے نطفہ کو بیویوں کے رحم میں داخل کیا جا سکے تاکہ اوپر کے طریقوں سے اس کے رحم میں فرٹلائزیشن ہو سکے۔ دو طریقوں میں پہلا طریقہ زیادہ تکلیف دہ ہے ۔

تیسری پارٹی یافردکاملوث ہونا (سروگیسی)

ڈونر یعنی تیسرا فریق دو طریقوں سے ملوث ہوتاہے۔ تیسرے شخص کے نطفہ یا انڈوں کو حاصل کرکے شوہر یا بیوی کو حاملہ کرنے کے لیے بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کے بچہ دانی کو پلانٹ میں استعمال کرنے کے لیے قبول کرتے ہیں اس عمل کو سروگیسی کہتے ہیں۔ مگر تیسرے فریق کی شمولیت میں درج ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں :

کہ ڈونر کو اس کی ضرورت کیوں ہے؟ یعنی سروگیسی کی ضرورت کیوں ہے، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس سوال کا جواب کہ عطیہ کنندہ کی ضرورت کیوں ہے لوگ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر حاملہ کرنے کے لیے سپرمز حاصل کرتے ہیں۔

عظیم ذہین دانشور اور ہنر مند بچہ پیدا کرنے کے لیے سپرمز کی صرورت پڑتی ہے۔حادثاتی طور پر شوہر بیوی فرٹیلائزیشن کے لیے ضروری نطفہ یا انڈے کی مطلوبہ تعداد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو۔بعض اوقات جوڑے عطیہ دہندگان کے بارے میں مہذب اسلامی تصورات میں غور کیے بغیر اس کی پیروی کرتے ہیں ۔بعض اوقات پیدائشی طور پر یا حادثاتی طور پر مرد کسی دوسری عورت کے انڈوں کو حاصل نہ کر سکے ۔اگر شوہر اپنی بیوی کی فرٹیلائزیشن کے لیے ضروری نطفہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے اس لیے اس نے کسی دوسرے صحت مند شخص کے سپرمز براہ راست یا اسپرمز بینکوں سے حاصل کیے اور ان کو اس کے انڈے سے فرٹیلائز کرنے کے بعد۔وہ اپنے شوہر کے لیے بچہ پیدا کرنے کے لیے ان کو بچہ دانی میں لگاتی ہے ۔ایسا فعل بھی حرام ہے زنا سے مشابہت رکھتا ہے۔

شریعت کے مطابق اس طریقہ کار کے استعمال کے لیے جائز طریقے

پہلا طریقہ سپرم اور انڈا میاں بیوی دونوں میاں بیوی کا ہو اور ایمبریو ماں کے پیٹ میں ہی پلنا چاہیے ۔ دوسرا سپرم کو لے کر ماں کے پیٹ میں ہی یوٹرس میں داخل کیا جائے۔جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے اور ناجائز قرار دیا گیا ہے:

1۔ کوئی تیسری عورت یا کوئی تیسرا مرد جو اصل میاں یا بیوی کے علاوہ ہو ان کے ساتھ یہ پروسیجر نہ اختیار کیا جائے۔

2۔کسی اور کی یوٹرس استعمال کرنا اور کسی اور کے پیٹ میں بچے کو ٹرانسفر کرنا یہ بھی ناجائز ہے۔

3۔فرٹیلائزیشن اگر دو بیویاں موجود ہوں تو ایک سے انڈا لینے کے بعد دوسری بیو ی کے یوٹرس میں یا رحم میں اس کو رکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

اسلام میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی پر فتویٰ

1980 ءمیں مصر کے جامعہ الازہر نے ایک فتوی جاری کیا جس میں وہ ائی وی ایف کی اجازت دیتے ہیں ان کے مطابق دونوں کا میاں بیوی ہونا ضروری ہے اگر میاں یا بیوی کے علاوہ کوئی تیسرا فرد اس میں موجود ہو تو یہ ایک ناجائز چیز ہے۔[4]

اسلام میں مرد کے سپرم کو ڈونیٹ کرنا

بعض مواقع پر مختلف لوگوں کو اس چیز کے لیے مائل کرنے کی کوشش کی گئی کہ وہ اپنے سپرم ڈونیٹ کر دیں مگر اس کو اسلامی رو سے ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

شیعہ اور سنی فرقہ کے مطابق

یہ دونوں فرقے اس پر متفق ہے کہ اگر میاں بیوی ہوں تو ان کے لیے تو یہ حصول اولاد کا طریقہ جائز ہے ورنہ کسی اور کے ذریعے یہ مراحل طے کر کے بچہ حاصل کرنا حرام ہے اور اس کا درجہ ایسے ہی ہے جیسے زنا ہے۔

فیڈرل شرعی کورٹ میں بھی اس کو حلال قرار دیا گیا۔

اسلام کی رو سے آئی-وی-ایف کا استعمال

بانجھ پن بھی ان بیماریوں میں سے ایک ہے اس کا علاج جدید ٹیکنالوجی سے کیا جا سکتا ہے کیونکہ کلام میں کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا علاج نہ ہو حضور نبی اکرم ﷺ نے شاذ و نادر ہی فرمایا ہو:

---

[4] فتویٰ جامعہ ازہر، فیڈرل کورٹ۔

Fatwa Jamia Azhar, Federal Court.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلاَّ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً[5]

" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماریوں کے علاج کے لیے تمام طبی ایجادات اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہو رہی ہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر لوگوں کو بیماری کے علاج کی ترغیب دی ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: قَالَتْ الْأَعْرَابُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَتَدَاوَى؟ قَالَ: " نَعَمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ، تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، أَوْ قَالَ: دَوَاءً، إِلَّا دَاءً وَاحِدًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْهَرَمُ "، قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ[6].

اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اعرابیوں)بدوؤں (نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم)بیماریوں کا (علاج کریں؟ آپ نے فرمایا" :ہاں، اللہ کے بندو! علاج کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کی دوا بھی ضرور پیدا کی ہے، سوائے ایک بیماری کے "، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا" :بڑھاپا"۔

---

[5] البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، (الریاض: دار السلام، 1999ء)، رقم الحدیث: 5678

Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, (Riyadh: Dar al-Salaam, 1999), Raqam ul Hadith: 5678.

[6] ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، سنن الترمذی، (الریاض: دار السلام، 1999ء)، رقم الحدیث: 2038

Abu Isa Muhammad bin Isa Tirmidhi, Sunan al-Tirmidhi, (Riyadh: Dar al-Salaam, 1999), Raqam ul Hadith: 2038.

أن أبا هريرة أخبرهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:" فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ"، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَالسَّامُ: الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّونِيزُ[7]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ دانوں میں ہر بیماری سے شفاء ہے سوا » سام « کے۔ ابن شہاب نے کہا کہ » سام « موت ہے اور سیاہ دانہ کلونجی کو کہتے ہیں۔

قران کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۪ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ[8]

"تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو آؤ، اور اپنے لیے آئندہ کی بھی تیاری کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم ضرور اسے ملو گے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنادو۔"

یہ بات متعین ہو گئی کہ عورت صرف اپنے شوہر کے لیے کھیتی ہے۔ فرج یعنی شرمگاہ کو عاریت پر نہیں لیا جاسکتا۔ جبکہ اجنبی عورت کے رحم میں پرورش کی صورت میں فرج اور رحم دونوں کو عاریت پر دیا جاتا ہے جب عاریت ناجائز ہے تو اجارہ بطریق اولی ناجائز ہو گا۔[9]

---

[7] البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، رقم الحدیث:5688

Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Hadith: 5688.

[8] القرآن الکریم، البقرۃ:233

Al-Qur'an Al-Kareem, Al-Baqara: 233.

[9] ابن ابی شعیبہ، ابو بکر عبد اللہ، المصنف، (الریاض: مکتبہ الرشد، 1409ھ)، کتاب النکاح، ج:4، ص:13

Ibn Abi Shuaiba, Abu Bakr Abdullah, al-Musnaf, (Riyadh: Muktaba al-Rashid, 1409 AH), Kitab al-Nikah, vol. 4, p. 13.

اس صورت میں اجنبی عورت کا رحم کرائے پر لیا جاتا ہے اور اجارہ شریعت میں خلاف قیاس ہوا ہے اور خلاف قیاس پر دوسری فرع کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔[10] یہ فطرت سلیمہ کے خلاف ہے۔[11]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تم میں سے کوئی بھی ہر گز کسی دوسرے کی کھیتی کو سیر اب نہ کرے یعنی دوسرے کی عورت کو استعمال نہ کرے۔"[12]

نطفوں کے اخلاط سے انساب مخلوط ہو جاتے ہیں جبکہ شریعت میں اکثر احکام انساب پر موقوف ہیں ۔[13]

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَامَ فِينَا خَطِيبًا، قَالَ:" أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ لَكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ، يَعْنِي إِتْيَانَ الْحَبَالَى، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ[14]

---

[10] عبد الواحد، ڈاکٹر، فقہی مضامین، ص:322

Abdul Wahid, Dr., Jurisprudence Essays, p: 322.

[11] مودودی، سید ابو الاعلیٰ، رسائل و مسائل، (لاہور: اسلامی پبلی کیشنز، 1999ء)، ص:125-126

Maududi, Syed Abul-Ala, Rasaila wa Masal, (Lahore: Islamic Publications, 1999), pp. 125-126.

[12] گوہر رحمٰن، مولانا تفہیم المسائل، (مکتبہ تفہیم القرآن، 1998ء)، ج:1، ص:265

Gohar Rehman, Maulana Tafihim Al-Masail, (Maktaba Faheem al-Qur'an, 1998), vol.1, p.265.

[13] ایضا

Abid

[14] السجستانی، ابو داؤد سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، (الریاض: دار السلام، 1999ء)، رقم الحدیث:2158

Al-Sajistani, Abu Dawood Sulaiman bin Al-Asha'ath, Sunan Abi Dawood, (Riyadh: Dar al-Salaam, 1999), Hadith Number: 2158.

حنش صنعانی کہتے ہیں کہ رویفع بن ثابت انصاری ہم میں بحیثیت خطیب کھڑے ہوئے اور کہا: سنو! میں تم سے وہی کہوں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ جنگ حنین کے دن فرمارہے تھے" :اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے سوا کسی اور کی کھیتی کو سیراب کرے"،)آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب حاملہ لونڈی سے جماع کرنا تھا (اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی قیدی لونڈی سے جماع کرے یہاں تک کہ وہ استبراء رحم کر لے،)یعنی یہ جان لے کہ یہ عورت حاملہ نہیں ہے (اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے شخص کے لیے حلال نہیں کہ مال غنیمت کے سامان کو بیچے یہاں تک کہ وہ تقسیم کر دیا جائے۔

یعنی حاملہ عورتوں سے جماع کرنا واضح ہے کہ کسی کو کسی دوسری عورت کا انڈا لینے کی اجازت نہیں ہے اگر بیوی میں کوئی بیماری ہو تو وہ کسی اور سے نکاح کر سکتا ہے بلکہ حرام کو اختیار کر سکتا ہے۔ [15] اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے یہ کہہ کر شادی کرنے کی اجازت دی ہے کہ اپنی پسند کی عورتوں سے شادی کرو یا ایک وقت میں تین یا چار سے۔[16] اس کے باوجود اگر کوئی شخص کسی دوسری عورتوں کے انڈے لینے پر اصرار کرے تو وہ فاسق اور گناہ گار ہے۔ اور اس کے تمام دلائل پر غور کیا جائے گا۔

فریق ثالث کی شمولیت

[15] حسن، پروفیسر، احمد، (مترجم)، سنن ابوداؤد، 1984ء، ج:2، ص:578

Hasan, Professor, Ahmad, (translator), Sunan Abu Dawud, 1984, vol.2, p.578.

[16] آل عمران:4

Aal Imran: 4.

شرط یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی فرٹیلائزیشن کے لیے ضروری نطفہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے اس لیے اس نے کسی دوسرے صحت مند شخص کے سپرمز براہ راست یا اسپرمز بینکوں سے حاصل کیے اور ان کو اس کے انڈے سے فرٹیلائز کرنے کے بعد,وہ اپنے شوہر کے لیے بچہ پیدا کرنے کے لیے ان کو بچہ دانی میں لگاتی ہے ایسا فعل بھی زنا سے مشابہت رکھتا ہے ۔ قرآن و سنت کے مطابق یہ قطعاً حرام ہے کہ اس اجازت کے باوجود اگر کوئی عورت اپنے انڈوں کو کسی دوسرے کے نطفہ سے زرخیز کرنے پر راضی ہو جائے اوراللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حد سے گزر جائے تواس کے شوہر اور ان کے خاندانی تعلق کی تباہی کا سبب بنیں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: " إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ، أَوْ سَعِيدٌ، فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا[17]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سچ بتاتے ہیں اور انہیں)وحی کے ذریعے سے (سچ بتایا جاتا ہے نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک شخص کا مادہ تخلیق چالیس دن تک اس کی ماں کے پیٹ میں اکٹھا کیا جاتا ہے، پھر وہ اتنی مدت)چالیس دن (کے لیے علقہ)جونک کی طرح رحم کی دیوار کے ساتھ چپکا ہوا (رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت کے لیے مُضغہ کی شکل

---

[17] قشیری، مسلم بن الحجاج، صحیح المسلم،(الریاض: دارالسلام،2000ء)، رقم الحدیث:6723

Qashiri, Muslim bin al-Hajjaj, Sahih al-Muslim, (Riyadh: Dar al-Salaam, 2000), hadith number: 6723.

میں رہتا ہے) جس میں ریڑھ کی ہڈی کے نشانات دانت سے چبائے جانے کے نشانات سے مشابہ ہوتے ہیں۔ (پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے جو) پانچویں مہینے نیوروسیل، یعنی دماغ کی تخلیق ہو جانے کے بعد (اس میں روح پھونکتا ہے۔ اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور یہ کہ وہ خوش نصیب ہو گا یا بد نصیب، لکھ لیا جائے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! تم میں سے کوئی ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو) اللہ کے علم کے مطابق (لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جہنم کا عمل کر لیتا ہے اور اس) جہنم (میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتی کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو) اللہ کے علم کے مطابق (لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا عمل کر لیتا ہے اور اس) جنت (میں داخل ہو جاتا ہے۔"

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ،" أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ، فَكَانَ مِنْهَا: نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا، وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا: أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِنْ أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا، فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، فَتَقُولُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ، وَقَدْ وَلَدْتُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ، فَتُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ مِنْهُمْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا، وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا، كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ يَكُنَّ عَلَمًا لِمَنْ

أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا حَمَلَتْ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ، ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَهُ، وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ، فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ، إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ[18]

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ زمانہ جاہلیت میں چار قسم کے نکاح ہوتے تھے: ایک تو ایسے ہی جیسے اس زمانے میں ہوتا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی بہن یا بیٹی وغیرہ کے لیے نکاح کا پیغام دیتا ہے وہ مہر ادا کرتا ہے اور نکاح کر لیتا ہے۔ نکاح کی دوسری قسم یہ تھی کہ آدمی اپنی بیوی سے حیض سے پاک ہونے کے بعد کہہ دیتا کہ فلاں شخص کو بلوا لے، اور اس کا نطفہ حاصل کر لے پھر وہ شخص تب تک اپنی بیوی سے صحبت نہ کرتا جب تک کہ مطلوبہ شخص سے حمل نہ قرار پا جاتا، حمل ظاہر ہونے کے بعد ہی وہ چاہتا تو اس سے جماع کرتا، ایسا اس لیے کیا جاتا تھا تاکہ لڑکا نجیب)عمدہ نسب کا (ہو، اس نکاح کو نکاح استبضاع)نطفہ حاصل کرنے کا نکاح (کہا جاتا تھا۔ نکاح کی تیسری قسم یہ تھی کہ نو افراد تک کا ایک گروہ بن جاتا پھر وہ سب اس سے صحبت کرتے رہتے، جب وہ حاملہ ہو جاتی اور بچے کی ولادت ہوتی تو ولادت کے کچھ دن بعد وہ عورت ان سب لوگوں کو بلوا لیتی، کوئی آنے سے انکار نہ کرتا، جب سب جمع ہو جاتے تو کہتی: تمہیں اپنا حال معلوم ہی ہے، اور میں نے بچہ جنا ہے، پھر وہ جسے چاہتی اس کا نام لے کر کہتی کہ اے فلاں! یہ تیرا بچہ ہے، اور اس بچے کو اس کے ساتھ ملا دیا جاتا۔ نکاح کی چوتھی قسم یہ تھی کہ بہت سے لوگ جمع ہو جاتے اور ایک عورت سے صحبت کرتے، وہ کسی بھی آنے والے کو منع نہ کرتی، یہ بدکار عورتیں ہوتیں، ان کے دروازوں پر بطور نشانی جھنڈے لگے ہوتے، جو شخص بھی چاہتا ان سے صحبت کرتا، جب وہ حاملہ ہو جاتی اور بچہ جن دیتی تو سب جمع ہو جاتے، اور قیافہ شناس کو بلاتے، وہ جس کا بھی نام لیتا اس کے ساتھ ملا دیا جاتا، وہ بچہ اس کا ہو جاتا اور وہ کچھ نہ کہہ پاتا، تو جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ

---

[18] السجستانی، سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: 2272

Al-Sajistani, Sunan Abu Dawud, Hadith Number: 2272.

وسلم کو نبی بنا کر بھیجا تو زمانہ جاہلیت کے سارے نکاحوں کو باطل قرار دے دیا سوائے اہل اسلام کے نکاح کے جو آج رائج ہے۔

ان ارشادات سے ثابت ہوا کہ کسی بھی بیماری کا علاج سنت نبوی ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ بانجھ پن بھی ایک قسم کی بیماری ہے جس کے علاج کے جدید طریقوں سے انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔لیکن اسلامی شریعت کے ذریعہ طے شدہ قوانین اور اصولوں کو برقرار رکھنا ضروری ہے لہذا ٹیسٹ ٹیوب فرٹیلائزیشن ایک قسم کا علاج ہے جس سے جوڑوں کو بچے فراہم کیے جاسکتے ہیں لہذا اس طریقہ سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور مسلمان تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کسی جوڑے کو بچے کے بارے میں کوئی پریشانی ہو انکی طبی مدد کی جا سکتی ہے اور شادی شدہ خواتین جو حاملہ ہونے کے قابل نہیں ہیں ان کے لیے بچے کی ضرورت قانونی چیز ہے اس کے لیے ان کا علاج مصنوعی طریقہ سے کیا جا سکتا ہے۔ بچے کی پیدائش کا طریقہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کے لیے سپرم کے حصول ایک جائز طریقہ ہے۔

مگر سروگیسی حرام ہے کیونکہ دوسری عورت اس کی بیوی نہیں ہے اسلام دوسری عورتوں سے ہمبستری کی اجازت نہیں دیتا بیوی کے ساتھ محدود ہونے پر زور دیتا ہے۔

اسقاط حمل

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بچے میں روح پھونکی جائے تو حمل کو گرادینا۔ اسلام میں اسقاط حمل کی اجازت نہیں ہے ورنہ یہ بچے کا قتل تصور کیا جائے گا اللہ تعالیٰ نے کہا کہ

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي[19]

کسی جاندار کو مت مارو۔

---

[19] الاسراء:33

Al-Israa: 33.

پیدائش کے بعد بچے کو خریدنے کی اجازت دی جاسکتی ہے یا بچہ اس گھر والے کے حوالے کیا جائے گا جس نے دیا تھا۔

اختلاف رائے رکھنے والے علماء کے دلائل

اس کے غیر فطری ہونے پر علمانے مندرجہ زیل دلائل دیے گئے ہیں ۔

قران پاک میں ہے

وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ [20]

اور ہم ماں کے پیٹ میں مقرر معیاد تک ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

جبکہ ٹیسٹ ٹیوب بی بی نطفہ پیٹ میں نہیں ٹھہرتا۔ سورہ مومنون میں ہے کہ

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ [21]

ہم نے ایک محفوظ جگہ مٹی کے خلاصے کو نطفہ بنا کر رکھا۔

جبکہ ٹیسٹ ٹیوب کو کوئی بھی قرار مکین نہیں کہہ سکتا۔ ٹیوب بدل سکتی ہے جس سے اختلاط نسب کا قوی اندیشہ ہے۔

نیز یہ کہ سورہ زمر میں سارے مراحل تخلیق بطن میں پورے ہونے کا تذکرہ ہے

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ [22]

---

[20] الحج:5

Hajj: 5.

[21] المومنون:13

Al-Mu'minun: 13.

[22] الزمر:6

Alzheimer's: 6.

"وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے بتدریج تین تاریکیوں میں ایک شکل کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں کچھ مراحل بطن سے باہر ٹیوب میں انجام پاتے ہیں۔ دو ہی طریقے فطری قرار دیتے ہیں ۔ صرف اپنی بیویوں پر جن کے وہ مالک ہیں انہی سے جنسی خواہش پوری کرنی ہے۔"

تغیر خلق اللہ ہے جو حرام ہے۔[23] صاحب احسن الفتاوی کی رائے ہے:

"ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے طریقہ کار میں کسی ایسے مرض کا علاج نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہو یہ دفع مضرت ہے بلکہ جلب منفعیت ہے اس لیے یہ عمل لیڈی ڈاکٹر سے بھی کروانا جائز نہیں ۔ مرد ڈاکٹر سے کروانا انتہائی بے دینی کے علاوہ بے غیرتی اور بے شرمی بھی ہے۔ اللہ تعالی کو ناراض کر کے جو اولاد حاصل کی گئی وہ وبال ہی بنے گی۔"[24]

مولانا محمود احمد رضوی فرماتے ہیں :

"ٹیسٹ ٹیوب بی بی کا رد عمل اسلامی اقدار کے خلاف ہے اور یہ فعل اخلاقی طور پر غیر مناسب دکھائی دیتا ہے اور سراسر ایک بے شرمی کی بات ہے اس عمل سے جان کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔"[25]

---

[23] عبد الغفار حسن، مولانا، فطری نظام تخلیق اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی، فکر و نظر، اکتوبر 1998ء، ص:96-106

Abdul Ghaffar Hasan, Maulana, Natural Creation System and Test Tube Baby, Fiqru Nazar, October 1998, p.: 96-106.

[24] لدھیانوی، رشید احمد، مفتی، احسن الفتاویٰ، (لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، 2013ء)، ج:8، ص:320

Ludhianvi, Rashid Ahmad, Mufti, Ahsan Al-Fatawa, (Lahore: Islamic Publications, 2013), Vol: 8, P: 320.

[25] رضوی، محمود احمد، روزنامہ جنگ، 8 جولائی 1989ء، ص:18

Rizvi, Mahmood Ahmad, Daily Jang, 8 July 1989, p.: 18.

دوسری دلیل قران مجید میں ہے اس آیت میں عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دیتے ہوئے حکم دیا گیا ہے کہ کھیتی میں آؤ ۔ظاہر ہے کہ ٹیوب کا استعمال اس حکم کے منافی ہے اس شکل میں کہ حکم کی صراحتا خلاف ورزی ہو رہی ہے۔[26]

مجوزین کا موقف

مجوزین کا موقف یہ ہے کہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ مرد سے متعلق اعمال طبیب کرے اور عورت سے متعلق کام طبیبہ کرے۔ اگر طبیبہ میسر نہ ہو تو عورت سے متعلق کام مرد طبیب بھی کر سکتا ہے۔[27]

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی کی دلیل

ڈاکٹر اشرف علیم جائسی اس رائے کے حامل ہیں کہ جب نطفہ علقہ کے مرحلہ پر پہنچ جائے تو نسب کے مخلوط ہونے کا خطرہ نہیں رہتا لہذا علقہ کو کسی اجنبی عورت کے رحم میں مزید پرورش کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔ لہذا کرائے کی ماں کی یہ صورت جائز ہے۔[28]

مزید دلائل

اس کے دلائل مندرجہ زیل ہیں مرد اور عورت کی بے ستری بعض اوقات ایسی صورتوں میں بھی جائز رکھی گئی ہے جہاں علاج نہیں ہے مثلا قدیم طریقہ علاج میں موٹاپے کے لیے حقنہ کروانا[29]۔ فقہائے نے ضرورت کے تحت ایسے

---

[26]عبد الغفار حسن، مولانا، فطری نظام تخلیق اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی، فکر و نظر، اکتوبر 1998ء، ص:96-106

Abdul Ghaffar Hasan, Maulana, Natural Creation System and Test Tube Baby, Fiqru Nazar, October 1998, pp: 96-106.

[27]جدید فقہی مسائل، 5/106

Modern Jurisprudential Issues, 5/106.

[28]جائسی، اشرف علیم، ڈاکٹر ٹیسٹ ٹیوب بے بی یا تجرباتی نلکی زادہ، (کراچی: دار المعارف، جون 1999ء)، ص:434

Jaisi, Ashraf Aleem, Doctor's Test Tube Baby or Experimental Tuberculosis, (Karachi: Darul Ma'rif, June 1999), p: 434.

[29]عبد الواحد، فقہی مضامین، ص:312

Abdul Wahid, Jurisprudence Essays, p: 312.

علاج کی اجازت دی ہے جو عام حالات میں شرعی اعتبار سے درست نہیں ہوتا۔بے اولاد عورتوں کے لیے اولاد کی خواہش بعض اوقات اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ ان کی حالت کو اضطرار کے درجے میں رکھ کر ٹیسٹ ٹیوب بی بی جیسی علاج کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ بے اولادی بعض عورتوں میں فقہاء کے مقررہ قواعد کے مطابق ضرورت کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ بعض عورتوں میں حاجت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔حاجت کے درجے میں بھی فقہاء ایسے علاج کی اجازت دے ہی دیتے ہیں۔[30]

حاصل کلام

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات مکمل ہو گئی کہ اسلام اپنے پیروکاروں کو ٹیسٹ ٹیوب بے بی فرٹیلائزیشن جیسی جدید ایجادات اور تکنیکوں سے استفادہ کرنے کا حکم نہیں دیتا۔اسلامی نقطہ نظر سے اس پروسیجر سے منع کیا گیا ہے اور اس کے حلال یا جائز ہونے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اصل میاں اور بیوی کے درمیان جن میں جائز رشتہ ہو ان کے لیے یہ طریقہ اختیار کرنا حلال ہے اور اگر کوئی تیسرا شخص یا کوئی تیسری عورت اس میں استعمال کی جائے تو یہ کام نا جائز ہو جائے گا اور کسی اور کے پیٹ میں اس چیز کو ڈال کر اس پر اسیجر کو چلانا حرام قرار دیا گیا ہے۔لیکن اس کا فائدہ ان بانجھ جوڑوں کو ہو سکتا ہے جنہیں واقعی اپنے خاندان کو بچانے اور جاری رکھنے کے لیے اس کی ضرورت تھی لیکن وہ صرف اپنے سپرمز استعمال کر سکتے ہیں اور فرٹیلائزیشن کے لیے انڈوں کے لیے اسے بیوی کی بچہ دانی میں ضرور شامل کرنا چاہیے اگر اس کے نطفے یا انڈے تیسری پارٹی کو عورت کی بچہ دانی میں یا کسی دوسری عورت کو اپنے مقصد کے لیے چھپا کر فرٹیلائز کیا جاتا ہے اور یہ زنا سے مشابہت رکھتا ہے۔دوسری طرف **ٹیسٹ** ٹیوب بچوں اور ان کی ماؤں پر اس طریقہ کار کے اثرات بہتر نہیں یہ دیکھا گیا ہے کہ اکثر بچے جو ائی وی

---

[30] جدید فقہی مسائل،5/102

Modern Jurisprudential Issues, 5/102.

ایف کے طریقے سے پیدا ہوتے ہیں بیمار رہتے ہیں ان کا وزن بھی کم ہوتا ہے۔ نو ماہ سے قبل بھی پیدا ہو سکتے ہیں اکثر کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے ڈی این اے کی بیماریاں بھی لگ سکتی ہیں اور اسی طرح دل کی بیماری کا سامنا کرنا بھی پڑ سکتا ہے اسی طرح عورت جو اس مرحلے سے گزرتی ہے اس کو بھی شوگر اور ہائی بلڈ پریشر ہونے کے چانسز بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر شادی شدہ جوڑے جن میں اولاد ہونے کا بالکل ہی چانس نہ ہو وہ یہ آخری حربہ سمجھ کر طریقہ اپنا لیتے ہیں۔

پاکستان میں آی وی ایف کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ پاکستان میں بھی ایک اچھا کلینک تقریبا آٹھ لاکھ روپے میں اس ٹیسٹ ٹیوب کے مرحلے سے گزر کر بچے پیدا کرنے کے لیے کیسز کو ڈیل کر رہا ہے ۔